# فتح المبین

۱۳۹۱

# تنبیہ الوہابیین

محمد منصور علی

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


| | |
|---|---|
| نام کتاب | فتح المبین تنبیہ الوہابیین |
| مؤلف | مولوی محمد منصور علی |
| طباعت اوّل | شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ جون 2013ء |
| ناشرین | محمد مصطفیٰ اشرف قادری رضوی |
| | محمد مختار اشرف قادری رضوی |
| باہتمام | حاجی محفوظ احمد قادری رضوی مصطفوی |

دار النور

یطلب من

دار النور

دکان نمبر 4، مرکز الاولیس دربار مارکیٹ، لاہور۔ پاکستان

042-37247702
0300-8639972
0314-4979792

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

لاہور پاکستان




# فتح المبین تنبیہ الوہابیین

۱۳۰۱ھ

فتح المبین تنبیہ الوہابیین تصنیف: محمد منصور علیؒ۔ جب یہ کتاب سنہ ۱۳۰۱ھ میں چار برس کی کوشش کے بعد چھپکر جلوہ ظہور میں آئی تو بسبب کثرت تقاریر و مواہیر علماء مشاہیر کے ایسی قبولیت پائی کہ مقلدوں نے ہاتھوں ہاتھ خرید لی بلکہ غیر مقلدوں نے بھی خریدی، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثروں نے ترک تقلید سے توبہ کی۔ آج تک دُنیا میں کوئی دین کی کتاب اسقدر کثرت تقاریظ و مواہیر کے ساتھ دیکھنے میں نہیں آئی جنکی تعداد ۴۶۶ تک پہونچ گئی اور در حقیقت سمجھو تو ان عُلماء دین اور مفتیان شرع متین کی عمدہ عمدہ تحریریں اور چیدہ چیدہ تقریریں مقلدوں کے احقاق حق اور غیر مقلدوں کے ابطال باطل میں، بجائے خود عموماً اہل اسلام کے واسطے یہ ایک کتاب مستند ہے اور خصوصاً مقلدوں کے لئے ایک مجموعہ قابل السند ہے۔ جو ہزاروں روپے صرف کرنے سے بھی تمام دُنیا کے عُلماء اور فضلاء کا ایسا مُہری فتاویٰ میسر نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اس مجموعہ میں رسالہ دبوس المقلدین جواب الجواب قوس المحققین بھی کئی جُز کا بدلائل روشن و اجوبہ دندان شکن زیادہ کیا گیا اور بعد اس رسالہ ہدایت مقالہ کے تنبیہ الأسی علی تشنیع الأناسی پر کتاب کا اختتام ہوا جسمیں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو تابع الدرایۃ فاقد الروایۃ قلیل العربیہ کہنے والوں کو مدلل اور مسکت جواب دیا۔

ادارہ نوریہ رضویہ نے اس نایاب کتاب کو مکمل شائع کیا ہے۔ دوسرے اداروں نے زمانہ قدیم کے بڑے بڑے علماء کرام کی تقاریظ اور انکے ساتھ جو مفید مضامین تھے وہ نکال کر کتاب کو نصف طبع کر دیا تھا۔

النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی

حکایت ابو یوسف کا بے اصل ہونا نواب صاحب کے قول سے ۔ ۵۹۲
قرآن مجید کی تحقیق ۔ ۵۹۵
ابن حجر و نووی و غزالی و رازی کے تصانیف میں اغلاط ۔ ۵۹۶
نقل الحدیث کیلئے چند قواعد ۔ ۵۹۷
مقدم علم و علم حدیث میں فرق ۔ ″
پہلے لوگ عوام تھے باوجود ... ۔ ۵۹۸
ذکر آہو سے منع ... ۔ ″
آدمی مخل علوم ہیں ... سے العموم ۔ ۶۰۰
تحقیق معنی جامع ۔ ۶۰۲
صاحب فوس کی عبارت پر چند اعتراضات ۔ ۶۰۳
حدیث مصراۃ کا مطلب ۔ ۶۰۴
اعتراضات وارد پر مفصل ۔ ۶۰۵
قصۂ شریف کے متعلق بحث ۔ ″
تحقیق علی المیش ۔
جواب استدلال قصۂ میمونہ رضی اللہ عنہا ۔ ۶۰۶
قیاس کے معنی ۔ ″
خواب کے متعلق تحقیق ۔ ۶۰۸
اشتراک فی اللہ ... نہیں ہے ۔ ۶۰۹
کسی کو وسیلہ ... ۔ ″
سے شرک لازم نہیں آتا ۔ ۶۰۹
خواب کی حجیت کے متعلق بحث ۔ ۶۱۰
ترک تقلید موجب ... الدین ہے ۔ ″
خواب کے مراتب باعتبار اختلافات زمان و مکان کے ہوتے ہیں ۔ ۶۱۱
خواب حجت شرعیہ تو نہیں مگر بطور استشہاد کے جائز ہو ۔ ۶۱۲
صاحب فوس کی عبارت سے خلاف ... ۔ ۶۱۳
یا رسول اللہ کہنے کو کفر کہنا ... جہاں ... ۔ ″
[illegible] ۔ ۶۱۴
... دیتا اس کے منافی نہیں
بوقت شہادت ... مباح ہے ۔ ۶۱۵
بحث ... ۔ ″
... صاحب فوس کا ۔ ۶۱۶
... ۔ ″
... ملا اسی علی تشنیع الا ... ۔ ۶۱۹
[illegible] ۔ ۶۱۹
[illegible] ۔ ۶۲۰
... ۔ ″
امام صاحب کے ... کی وجہ سے ۔ ۶۲۱
حضرت امام اعظم کے ... ۔ ۶۲۲
ذکر ... ۔ ۶۲۳
امام صاحب کے ... حضرت علی کرم اللہ وجہہ ... ۔ ۶۲۴
امام صاحب کی ... حضرت امام جعفر صادق سے ۔ ″
ذکر کتب مناقب امام صاحب ۔ ۶۲۵
امام صاحب ... ۔ ″
امام صاحب ... ۔ ۶۲۶
ذکر ... ۔ ۶۲۷
... ۔ ″
قصیدہ ... امام صاحب ۔ ۶۲۸
... ۔ ″


تمام شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد خاکسار ... محمد منصور علی بن مولانا محمد حسن علی مراد آبادی غفر لہما اللہ ذو الایادی عرض کرتا ہو کہ ان دنوں ایک کتاب الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین مطبوع لاہور تصنیف ... چند کھتری ساکن علی پور ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب کہ فی الحال برائے نام مسلمان ہو کر نام اپنا غلام محی الدین رکھا نظر سے گذری اسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مؤلف نے ائمہ سلف پر طعن و تشنیع کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہو جسقدر اسکی زبان نے یاوری دی اسقدر در گذر نہیں کیا اور اپنے زعم میں یوں سمجھا ہو کہ سب ائمہ مخالفت حدیث و قرآن کی کرتے تھے چنانچہ سو مسئلے فقہ کے مخالف قرآن و حدیث بیان کیے ہیں ... خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر ہر مسئلے میں یہی دعویٰ کیا ہو کہ امام صاحب نے اس مسئلے میں قرآن یا حدیث کی مخالفت کی ہو اور ہر مسئلے میں ایک حدیث اور کہیں آیت بھی لکھدی ہو کہ مسئلہ اس حدیث اور آیت کے مخالف ہو اور جو حدیث اور آیت اس مسئلے کے موافق تھی اسکی اصل چھوڑ دی ... ان مسئلوں کی وجہ سے جسقدر طعن تبرا لکھا ہو اسکو دیکھنے والے اس کتاب کے فریب جاتے ہیں مگر یہ تبرا درحقیقت قرآن و حدیث پر ہو نعوذ باللہ کیونکہ کوئی مسئلہ ان سو مسئلوں میں سے ایسا نہیں جسکا ماخذ قرآن و حدیث نہو پھر نہیں معلوم کہ ... اس طعن کی باعث ہوئی یعنی حنفیوں

کی طرف سے انھوں نے مخالفات فرض کئے ہیں کہ وہ مغالطے محض مصنوعی ہیں حنفیہ اُن کے ہرگز قائل نہیں ہو غرض حنفیہ کی سب اُس سے موافقت ظفر مبین جو اصل وعدہ ہوا اور حدیث میں واسطے ثابت کرنے مخالفت امام صاحب کے بہت کچھ تحریف کردی مجھ ہر امام کا ماخذ حدیث اور قرآن ہو اگر ایک امام مجتہد نے ایک حدیث سے اخذ کیا ہے تو دوسرے امام مجتہد کا ماخذ دوسری حدیث ہو غرض کوئی امام مخالف حدیث اور قرآن کے نہیں کہتا اور کسی کو ان پر طعن کرنا نہیں پہنچ سکتا اور اگر ایسا ہی مخالفت مورد الزام ہے جیسا کہ سمجھے ہیں تو کوئی متقدمین و متاخرین سے ایسا نہیں کہ جس وجہ مخالفت حدیث کی اس سے خفی ہو بلکہ جو لوگ اُن پر طعن کرتے ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ سب سے زیادہ حدیث کے مخالف ہیں غرض جس وجہ مخالفت سے حقیقت مذہب کی باطل نہیں ہو سکتی اور اماموں پر اعتراض کرنے سے درحقیقت خدا اور رسول پر اعتراض ہوا جاتا ہے نعوذ باللہ منہ کہ انھوں نے مختلف طرح کیوں بیان کئے یا ہر امر کی تصریح قرار واقعی کیوں نہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جس قدر بعید ہوتا گیا اسی قدر راوی بڑھتے گئے بوجہ عدم عصمت ما آنحضرت کے اختلاف واقع ہوتا گیا اگرچہ اختلافات شارع کی طرف سے نہیں مقدار راویوں کے سہو اور نسیان پہنچتے ہیں مگر اس میں بھی کلام نہیں کہ اختلاف امت شارع کو کسی مصلحت سے منظور تھا اور جب ایسے ہی لوگ مخالف حدیث اور خلاف مرضی خدا اور رسول ہو جائیں گے تو پھر موافق حدیث اور مطابق مرضی شارع کون ہوگا اسی طرح اُن کے پیرو کو بھی سمجھنا چاہیے کیونکہ تتبع حدیث کی جیسی ان چاروں اماموں نے کردی ہے ایسی کسی نے نہیں کی اسی درجہ سے جو قول ان چاروں کے اقوال سے خارج ہو وہ غیر معتبر شمار کیا جاتا ہے إنما أنا آدمی غرض تقلید امر کی کوئی معیوب امر نہیں بلکہ اس کو برا سمجھنا اپنی جہالت ظاہر کرنا ہے اس میں تو بڑے بڑے مصالح دینی و اخروی موجود ہیں اور مقاصد شرع ہے کہ جب تک آدمی کسی امر دینی یا دنیوی کا التزام نہ کرے اس امر کا عادی ہونا التزاما دشوار معلوم ہوتا ہے پس حنفیہ کا التزام کرنا اس کا مستلزم نہیں کہ تقلید کے وجوب میں کوئی نص قطعی وارد ہو البتہ بعض حنفیہ نے اس میں ایسا غلو کیا ہے کہ متعصب اس کو پسند نہیں کرتے جیسے فرقہ ظاہری نے بخاری اور مسلم میں اس درجہ کا غلو اور انہماک کیا ہے کہ اس کے سامنے کسی قسم کی حدیث بھی نہیں مانتے ہیں بلکہ آیت قرآن اگر کوئی پڑھ کر سناوے تو برا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قرآن نہیں سمجھتے تھے حالانکہ سیکڑوں برس کے بعد یہ کتابیں تصنیف ہوئی ہیں راویوں میں صحیحین کے خود اختلاف ہے ایک کی کچھ روایت ہے اور دوسرے کی کچھ علیٰ ہذا القیاس بہت سے راوی ضعیف بھی موجود ہیں



قرآن کا ناسخ خبر واحد نہیں ہو سکتی

ایک حکم کچھ بیان کرتا ہے اور دوسرا اُسکے مخالف کہتا ہے خود ثقہ راویوں کے مسائل میں بھی اختلاف پڑا ہوا ہے پھر کیونکر ایک شخص کی روایت کو قرآن کی آیت پر ترجیح دیجائے گی ہاں اگر یہ یقین ہو جائے کہ یہ کلام بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور راوی سے اسمیں غلطی ممکن نہیں تو اسوقت وہ حدیث ناسخ ہو جاویگی اور یہ یقین جب ہوگا کہ راوی نے خود آپ کی زبان سے سنا ہو اسکے حق میں وہ حدیث حکم قطعیت کا رکھتی ہے مگر جب تک اسکے راوی اس کثرت سے روایت نکریں کہ انکا سہو اور نسیان محال ہو کیونکر اُسکو ہم بمقابلہ آیت کے ترجیح دے سکتے ہیں غرض ہر چیز اپنے محل پر رکھنا بہتر ہے بخاری کی صحت میں جو نسبت اور کتابوں کے بیشک زیادہ و التزام ہو لیکن قرآن کے متواتر ہونے میں تو کسی کو بھی کلام نہیں پس قرآن پر بخاری کی حدیث کو ترجیح دینی بڑی جہالت کی بات ہے حالانکہ کسی بات کا یقین ہو تا کہ مثلاً فلاں کلام اُس شخص کا ہے فقط راویوں کی صحت اور ضعف پر مبنی نہیں بسا اوقات ثقہ کی خبر غلط نکلتی ہے اور فاسق فاجر صحیح کہہ دیتا ہے مگر اس میں کسی کو کلام نہیں اسی وجہ سے ضعیف حدیث کا قوی ہونا اور قوی حدیث کا ضعیف ہونا ہو سکتا ہے قوت اور ضعف حدیث کا راویوں پر موقوف سمجھنا خلاف واقع ہے بسا امور قرائن سے قوی ہو جاتے ہیں گو راوی اُسکے ضعیف ہوں اسیطرح قوی بات جسکو ثقہ نے روایت کیا ہو قرائن سے ضعیف معلوم ہوتی ہے پھر اخذ حدیث میں اسقدر اختلاف کہ ایک شخص اسکو منسوخ جانتا ہے اور دوسرا معمول بہ سمجھتا ہے ایک کے نزدیک جائز ایک امر ہے اور دوسرے کے نزدیک دوسرا امر پھر اگر اس قسم کا اختلاف ہوتا تو ہم ایسی کی طرف ہرگز رجوع نکرتے ہمکو اختلافات روایات نے تقلید پر مجبور کر دیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ تقلید سے مقید ہونا طبیعت کو ناگوار گذرتا ہے بے قیدی اچھی معلوم ہوتی ہے تو ہم ہی سمجھ لیں عوام کی سمجھ کو اس امر کی تتبع میں کافی نہیں سمجھتے ہیں خصوصاً متعصبین جنکو اماموں سے عداوت قلبی و حسد دلی ہے اُن کے اقوال تو ہم لوگ بادہوائی اور عنادانہ ساختہ باتیں کی سمجھتے ہیں تحقیق جو شخص جتنا قرون ثلثہ سے قریب ہے اسیقدر اسکی شان حقیقت زیادہ ہے اور یہ باتیں کہ امام صاحب وغیرہ کو بہت سی حدیثیں نہیں پہنچیں متعصبین کی محض نفسانیت اور عناد ساختہ باتیں ہیں کوئی ثبوت اسپر نہیں خصوصاً اس کتاب ظفر مبین میں تعصب بیوجہ کا موجود ہے جسکا کچھ بیان نہیں ناظرین بالانصاف خود ملاحظہ کر لیں گے چونکہ کتاب مسلک حق سے بالکل بعید تھی اسلیے اسکا جواب لکھنا ضرور ہوا گو ہمکو بنے کا ارادہ بار دیگری عن فرصت تھی جو عام بعض مخلص احباب کے مجبور کرنے سے [illegible] کتاب مذکورہ کل جوابات سے فراغت پائی